95216 ـ كفالت كی غرض سے يتيم بچے كی نسبت كا مسئلہ

سوال

تقريبا چھ برس قبل ميری شادی ہوئی ليكن ابھی تك اللہ تعالی نے مجھے اولاد كی نعمت سے نہيں نوازا، شادی سے قبل ميری خواہش تھی كہ ميں كسی يتيم بچے كو اپنے بچے كے ساتھ دودھ پلاؤں اور اس كی تربيت كروں، تا كہ مجھے بھی رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے قرب كا درجہ حاصل ہو سكے، اب مجھے ايك يتيم بچے كو اپنی پرورش ميں لينے كا موقع حاصل ہوا ہے، جو كہ ميری بھابھی كا حمل ہے، اور وہ ميرے خاوند كی بہن سے ہے تا كہ اس كے ليے شرعی رضاعت ثابت ہو سكے جو اسے ميرے اور ميرے خاوند اور خاندان كے ليے محرم بنا دے، ميں نے مونہہ بولا بيٹا بنانے كی محروميت كے متعلق سوچا ليكن ميں ايك خليجی عرب رياست ميں رہتی ہوں، جہاں اقامہ اور پاسپورٹ كا نظام ہے، اور يہ ادارے اس بات كی اجازت نہيں ديتے كہ بچہ ميرے پاس ہو اور اس كی نسبت كسی اور طرف اسی طرح ميں اپنے ملك بھی جايا كرونگی جہاں كا قوانين اور نظام بھی يہ اجازت نہيں ديتا كہ بچہ كی نسبت ميری طرف ہوئے بغير ميں ركھ سكوں، يہ ايك محال امر ہے، ميرا سوال يہ ہے كہ:
ان مشكلات كو مد نظر ركھتے ہوئے كسی كو اپنا بيٹا بنانے ميں شرعی حكم كيا ہے، يہ علم ميں رہے كہ ميرے اور خاوند كے خاندان والوں كو علم ہے كہ ہم بچہ لے كر آئينگے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم اللہ تعالی سے دعا كرتے ہيں كہ وہ آپ كو نيك و صالح اولاد سے نوازے جس سے آپ اپنی آنكھوں كو ٹھنڈا كريں، اور وہ بچہ آپ كے ليے اللہ تعالی كی اطاعت و فرمانبرداری اور اس كی خوشنودی ميں معاون ثابت ہو.

دوم:

اللہ تعالی كی رضا اور اس كا قرب حاصل كرنے كے ليے يتيم كی كفالت كرنے كا بہت زيادہ اجروثواب ہے، اور پھر اس ميں اس يتيم كے ليے رحمت و شفقت اور احسان و ديكھ بھال بھی ہے.

رہا منہ بولا بيٹا بنانے كا مسئلہ تو اس كی حرمت آيت قرآنی سے صاف ظاہر ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اور نہ ہی اللہ نے تمہارے لے پالك بچوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنایا ہے، یہ تو تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں، اللہ تعالی حق بات فرماتا ہے، اور وہ سیدھی راہ کی راہنمائی کرتا ہے، انہیں ان کے (حقیقی) باپوں کی طرف نسبت کر کے بلاؤ، اللہ کے نزدیك پورا انصاف یہی ہے، اور اگر تمہیں ان کے باپوں کا علم ہی نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں الاحزاب (4 - 5).

ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" کسی شخص کا جانتے ہوئے اپنی نسبت باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کرنا کفر کے علاوہ کچھ اور نہیں، اور جس نے اپنی نسبت کسی اور قوم کی طرف کی جس میں سے وہ نہیں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3317) صحیح مسلم حدیث نمبر (61).

لےپالك بیٹا بنانے اور یتیم کی کفالت میں فرق کے لیے آپ سوال نمبر (5210) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوم:

یتیم بچے کی نسبت آپ کے خاوند کی طرف کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ حرام کردہ تبنی یعنی منہ بولا بیٹا بنانے میں شامل ہوتا ہے، اور اس کے نتیجہ میں وراثت وغیرہ میں کئی ایك خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اور یتیم کی کفالت کرنے میں آپ کی رغبت اس حرام کام کو مباح نہیں کرسکتی.

اس بنا پر اگر یتیم کی کفالت لے پالك اور متبنی یعنی منہ بولا بیٹا بنائے بغیر نہ ہوتی ہو اور اس میں آسانی نہ ہو سکے تو آپ صبر کریں، اور انتظار کریں کہ اللہ تعالی اس میں آسانی پیدا کر دے اور مشکل کو دور کرے، کیونکہ اللہ تعالی کے خزانے بھرے ہوئے ہیں.

اور ہر چیز اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے، اور جو شخص دروازہ مستقل طور پر کھٹکاتا رہے تو اس کے لیے وہ دروازہ کھل جاتا ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کو وہ اپنے فضل و کرم سے نوازے.

واللہ اعلم .